بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۱ر صفر ۱۳۹۱ھ، ۸ر شہادت ۱۳۵۰ہش، ۸ر اپریل ۱۹۷۱ء | نمبر ۷۹

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۵ر شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درد و سوز کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو

اگر تم اعلیٰ درجہ کے متّقی بن جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کریگا

"خوب یاد رکھو کہ جب تک خدا تعالیٰ سے رشتہ نہ ہو اور سچّا تعلق اس کے ساتھ نہ ہو جاوے کوئی چیز نفع نہیں دے سکتی۔ یہودیوں کو دیکھو کہ کیا وہ پیغمبروں کی اولاد نہیں؟ یہی وہ قوم ہے جو اس پر ناز کیا کرتی تھی اور کہا کرتی تھی۔ نحن ابناء اللہ واحبّاؤہ ہم اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اس کے محبوب ہیں مگر جب انہوں نے خدا تعالیٰ سے رشتہ توڑ دیا اور دُنیا ہی دُنیا کو مقدم کر لیا تو کیا نتیجہ ہُوا؟ خدا تعالیٰ نے اسے سُؤر اور بندر کہا..... پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے۔ اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔ قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصّہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وکان ابوھما صالحًا۔ ان کا والد صالح تھا یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ آپ کیسے تھے۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔ اگر وہ دین اور دیانت سے باہر چلے جاویں پھر کیا؟ اس قسم کے امور اکثر لوگوں کو پیش آجاتے ہیں۔ بددیانتی خواہ تجارت کے ذریعہ ہو یا رشوت کے ذریعہ یا زراعت کے ذریعہ اس میں حقوق شرکاء کو تلف کیا جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہی میری سمجھ میں آتی ہے کہ اولاد کے لئے خواہش ہوتی ہے کیونکہ بعض اوقات صاحب جائداد لوگوں کو یہ کہتے سُنا ہے کہ کوئی اولاد ہو جاوے جو اس جائیداد کی وارث ہو تا کہ غیروں کے ہاتھ میں نہ چلی جاوے مگر وہ نہیں جانتے کہ جب مر گئے تو شرکاء کون اور اولاد کون۔ سب ہی تیرے لئے تو غیر ہیں۔ اولاد کے لئے اگر خواہش ہو تو اس غرض سے ہو کہ وہ خادم دین ہو۔"

(ملفوظات ہشتم صفحہ ۱۰۹-۱۱۰)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ر شہادت۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ احباب آپکی صحت کاملہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

مورخہ ۲۸ر مارچ ۱۹۷۱ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب ایم بی بی ایس محلہ دارالرحمت غربی ربوہ کو لڑکی عطا فرمائی۔ نومولودہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان کی نواسی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وجیہہ نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو لمبی اور صالح زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

مکرم سید جواد علی صاحب مبلغ امریکہ مورخہ ۲ر اپریل ۱۹۷۱ء بروز جمعۃ المبارک قریباً ۸ سال تک امریکہ میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد بذریعہ چناب ایکسپریس واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کے اہل و عیال بھی ہمراہ آئے ہیں سٹیشن پر کثیر تعداد میں احباب نے اُن کا استقبال کیا اور آپ کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے۔

(نائب وکیل التبشیر)

وقف عارضی کے دفتر کے اعزازی کارکن محترم حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری شوگر کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں آج کل علاج کے لئے لاہور میں ہیں احباب سے درخواست ہے کہ محترم حکیم صاحب موصوف کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں حکیم صاحب موصوف سلسلہ کے مخلص خادموں میں سے ہیں۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ شہادت ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توبہ استغفار

ایسے انسان تو شاذونادر ہی ہو سکتے ہیں جن سے کبھی کوئی غلطی یا گناہ نہ سرزد ہوا ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ نفس امارہ ہر وقت انسان کو گمراہ کرنے پر تلا رہتا ہے اور انسان کے لئے سخت محال ہے کہ اس سے ہر وقت بچ کر رہے بعض گناہ تو ایسے ہیں کہ انسان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ یہ گناہ ہے اور وہ کر بیٹھتا ہے تو اس کو جا کر اس کا زہریلا اثر معلوم ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات تو ایسا گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوتے وقت بھی یہی خیال کرتا ہے کہ یہ گناہ نہیں۔

الغرض انسان ہر وقت گناہوں کی زد میں آیا رہتا ہے دوسرے مذاہب والوں نے اس کا کیا علاج کیا ہے اچھی طرح ہم پر واضح نہیں۔ البتہ بعض ایسی رسومات ہم قدیم سے دیکھتے ہیں جو اپنے نفس کو بے حد اذیت پہنچانے والی ہوتی ہیں گناہ سے پاک کرنے والی کچھ سخت قسم کی سزائیں قوم یا مذہب کی طرف سے مقرر کی جاتی ہیں بعض مذاہب نے تمام زندگی دنیا سے الگ رہ کر گذارنے کو گناہ سے بچنے کا ذریعہ سمجھ لیا ہے۔ رہبانیت اور تجرد کی زندگی اس کی واضح مثالیں ہیں۔

اسلام اس کی زندگی یا آزمائشوں کا حکم نہیں دیتا البتہ وہ اس کا علاج توبہ استغفار کو قرار دیتا ہے غور کیا جائے تو اس سے بہتر اور زود اثر علاج نفس امارہ کو صراط مستقیم پر رکھنے کا کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ کہ اسلام میں ہر وقت توبہ استغفار پڑھتے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ توبہ استغفار نفس امارہ کی زیادتیوں سے بچنے کے لئے انسانی اور عملی طریق ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ توبہ استغفار کے فلسفہ کو سمجھ لیا جاوے ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عبارت اس تعلق میں نقل کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"توبہ دراصل حصول اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤید چیز ہے۔ اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے ——— یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اقلاع کہتے ہیں یہ ہے کہ ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردیہ کے محرک ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے ...... کیونکہ تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے۔ اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھتا ہے۔ پس جو خیالات بد لذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے۔ کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آ کر جبکہ قویٰ بے کار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے یعنی آئندہ کے لئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں کا مالک وہی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا۔

ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا اس کی حقیقت ہے پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہر سہ شرائط کو کامل کر کے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیل اخلاق کر دے گا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ اہلیہ مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ ہیں) کافی دیر سے بیمار ہیں اب تکلیف زیادہ ہے حواس پر بھی کافی اثر ہے۔ پچھلے دنوں فالج کا ہلکا سا حملہ بھی ہو گیا تھا۔ جس کا اثر ابھی باقی تھا کہ پھر دوبارہ تکلیف ہو گئی احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری شفیق والدہ صاحبہ کو جلد کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(محمد سعید پنشنر نگران بہشتی مقبرہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنی نوع انسان کی موجودہ بے راہ روی اور اس کا علاج

ریڈیو فجی پر احمدی مبلغ اسلام کی ایک تقریر

محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج فجی مشن

میرے بھائیو اور بہنو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ ہمارا پیارا اور رحمٰن و رحیم خدا کبھی دنیا کے لوگوں کو بلاوجہ بغیر مہلت دیئے یا پہلے تنبیہہ کئے دینے کے سزا نہیں دیتا چنانچہ اس آخری زمانہ کے متعلق بھی خدا کی مقدس کتاب قرآن کریم اور دوسری الہامی کتب میں خدا کی طرف سے اس قسم کی تنبیہات اور پیشگوئیاں واضح الفاظ میں موجود ہیں ضرورت صرف دیکھنے سوچنے سمجھنے اور خدا کا خوف دل میں رکھنے کی ہے۔ کاش اب بھی ہم یعنی اس دور کی نسل انسانی خدا کے پاک کلام قرآن مجید میں موجودہ تنبیہات اور پیشگوئیوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی اصلاح کی طرف بروقت قدم اٹھا لیں اور اپنے خدا کی طرف جھک جائیں اور اس سے محبت کا تعلق پیدا کر لیں اور سب چھوٹی بڑی قومیں بغیر کسی برائی یا ظلم و تعدّی کے باہم مل جل کر امن و امان اور تعاون سے اس دھرتی پر زندگی بسر کرنے لگ جائیں۔

قرآن کریم اور احادیث کے علاوہ اس زمانہ کے امام اور مہدیؑ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد علیہ السلام کے ذریعہ بھی خدا تعالیٰ نے آج سے سالہا سال پہلے دنیا کے لوگوں کو خبردار کیا ہے اور بتایا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کی رضا اور انسان کی نجات اور مذہب اسلام کے عالمگیر اور سنہری اصولوں پر عمل پیرا ہونے میں ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ دنیا کی اکثریت نے حسب عادت اسلام کی آسمانی آواز پر بھی کان نہیں دھرے اور اپنی غفلت سے اسے ٹھکرا دیا۔ حضرت بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۶ء میں تمام دنیا کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:-

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے (اور آ رہے ہیں) ایسا ہی یورپ میں بھی آئیں گے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں سے قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے ہوگا کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔"

حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ آسمانی کلام کسی مزید وضاحت کا محتاج نہیں میں امید کرتا ہوں کہ آپ سب نے اس کا لفظ لفظ سن لیا ہے۔ کاش ہم سب دنیا میں بسنے والے لوگ خصوصاً یورپین قومیں خدا تعالیٰ کی ان پیشگوئیوں اور الٰہی تنبیہات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب بھی اس واحد و یگانہ اور رحیم و کریم خدا کی طرف سچے دل سے جھک کر توبہ کریں اور بڑی چھوٹی سب قومیں تمام باہمی جنگ و جدال اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے کے سامان تیار کرنے چھوڑ دیں اور ایک خدا کا ایک ہی خاندان بن کر محبت سے زندگی بسر کریں۔

چرچل اور آئزن ہاور کی رائے

انگلینڈ کے مسٹر چرچل نے اپنی زندگی کے آخری دنوں میں لکھا تھا کہ اگر نسل انسانی اب زمین پر باعزت طور پر باقی رہنا اور تباہی سے بچنا چاہتی ہے تو اس کا صرف اور صرف یہی طریق ہے کہ ہر طاقتور ملک اپنے آپ کو سب سے بڑا اور طاقتور بنانے کے خواب چھوڑ دے اور اس کے لئے تمام کوششیں ذرائع اور اپنی خود غرضی اور خود پسندی کے جذبات سے خالی ہو کر ہر دوسرے ملک سے تعاون کرے اور تمام دنیا میں ایک مرکزی فیڈرل گورنمنٹ ورلڈ سپر گورنمنٹ کی صورت میں قائم ہو جائے جس کا ہر ملک تابع ہوگا۔ یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ کوئی دنیوی نہیں بلکہ کوئی بیرونی (یعنی خدائی) مضبوط ہاتھ اس گورنمنٹ کو قائم کرنے اور قائم رکھنے کا بیڑا اٹھائے۔ کم و بیش یہی الفاظ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ آئزن ہاور نے کہے تھے کہ اب نسل انسانی کے بچاؤ کی کوئی ممکن صورت سوائے کسی غیر دنیوی بیرونی Strong اور Super ہاتھ کی دخل اندازی کے ہرگز ممکن نہیں۔

(پلین ٹروتھ جلد ۳۳ نمبر ۱ مفہوم اور جلد ۳۵ نمبر ۱۰۰۹)

ظاہر ہے کہ چرچل اور آئزن ہاور کا مذکورہ بالا "بیرونی طاقتور ہاتھ" سوائے خدا تعالیٰ کے ہاتھ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ بچائے جائیں تو آئیے اپنے خدا اپنے خالق و مالک اور اس وحدہٗ لاشریک رحیم و کریم ہستی کو راضی کر لیں اور اس کے احکامات کے پابند ہو کر مذہبی زندگی بسر کریں۔ جب تک انسان اپنے خدا کو راضی نہیں کرے گا۔ اور اس کے حضور توبہ و استغفار سے نہیں جھکے گا خدا تعالیٰ کی خفگی اس کا غضب اور قہر دھیما نہیں ہوگا اور عالمگیر تباہی سے دنیا کا بچاؤ ممکن نہیں ہوگا بلکہ الٰہی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق تیسری عالمگیر جنگ انسان اور اس کی اس بھونڈی مادی اور روحانیت سے عاری نئی تہذیب و تمدن کو یکسر تباہ کر کے دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دے گی۔ اور اس تباہی اور ہلاکت سے وہی بچائے جائیں گے جو خدا اور اس کے رسولوں اور ان کی لائی ہوئی صداقتوں کو قبول کرکے اور اس کے ہو کر آپس میں امن و شانتی اور اخلاق سے رہیں گے۔ اس آئندہ متوقع جنگ جس کے ہولناک بادل اب دنیا پر منڈلاتے رہتے ہیں کا صحیح نقشہ پیشگوئیوں کی روشنی میں جماعت احمدیہ کے موجودہ امام اور خلیفہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیسا صحیح کھینچا ہے۔ آپ نے لندن کے ایک پبلک ہال میں یورپین قوموں کو تنبیہہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک تیسری جنگ کی بھی خبر دی ہے جو پہلی دو جنگوں سے زیادہ تباہ کن ہوگی دونوں مخالف گروہ ایسے اچانک طور پر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے کہ ہر شخص دم بخود رہ جائے گا آسمان سے موت اور تباہی کی بارش ہوگی اور خوفناک شعلے زمین کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے نئی تہذیب کا قصر عظیم زمین پر آ رہے گا دونوں متحارب گروہ یعنی روس اور اس کے ساتھی اور امریکہ اور اس کے دوست تباہ ہو جائیں گے۔ ان کی طاقت ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی اور ان کی تہذیب و ثقافت برباد اور ان کا نظام مدہم برہم ہو جائے گا بچ رہنے والے حیرت اور استعجاب سے دم بخود اور ششدر رہ جائیں گے.... شاید آپ اسے ایک افسانہ سمجھیں مگر وہ جو اس تیسری عالمگیر تباہی سے بچ نکلیں گے اور زندہ رہیں گے وہ دیکھیں گے کہ یہ خدا کی باتیں ہیں اور اس قادر و توانا کی باتیں ہمیشہ پوری ہوتی رہی ہیں کوئی طاقت انہیں روک نہیں سکتی۔"

لیکچر ٹاؤن ہال لندن
۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء

قائدین خدام الاحمدیہ سے ضروری گذارش

اکثر مجالس خدام الاحمدیہ ایسی ہیں جو کہ مرکز میں چندہ جات باقاعدہ ماہ بماہ ارسال نہیں کرتیں تمام ایسی مجالس کے قائدین سے درخواست ہے کہ مرکزی ضروریات کا تقاضا ہے کہ چندہ جات باقاعدہ ماہ بماہ مرکز کو ارسال کئے جائیں۔ تمام قائدین خدام الاحمدیہ سے اس کی پابندی کی درخواست ہے۔

مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب احمدی آف کامٹی مرحوم و مغفور کی یاد میں

(از محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے ربوہ)

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ سے واضح ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بے نظیر شخصیت اور حضور کے ایمان اور قوت قدسی نے بعض ایسے اشخاص پیدا کئے جو اپنی استقامت اور جوشِ ایمان میں صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ انہوں نے اپنی عملی زندگی میں وفا اور ایثار کا وہ نمونہ دکھایا کہ بے اختیار ان کیلئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ انتہائی ناماعد حالات میں ثابت قدم رہنے کے علاوہ وہ اُس پروانے کی مانند تھے۔ جو شمع کی روشنی دیکھتے ہی دوری کو برداشت نہیں کر سکتا اور لپک کر اُس تجلی کے قریب آجاتا ہے۔ جو اس کے اندر حرارت اور تابش کا موجب ہوتی ہے ایسی ہی ایک تجلی محترم ڈاکٹر (عبدالرحمن) احمدی صاحب نے (وہ ساری عمر ڈاکٹر احمدی کے نام سے مشہور و معروف رہے) اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں دیکھی۔ آپ دوسرے سکھ طلباء کی طرح قادیان کے ہائی سکول کے طالب علم تھے لیکن نظر دوربین بھی اور طبیعت میں اخلاص اور جوش بھی تھا۔ اوائل عمر میں آپ نے اسلام قبول کرنے اور بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا ارادہ کر لیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے ارشاد فرمایا: "بیٹا! کچھ اور غور کر لو" سوچ اور سمجھ لو"۔ لیکن صدیقیت کا جذبہ غالب آیا دوسرے دن بھی آئے اور تیسرے دن بھی آئے۔ آخر جب خلیفۂ وقت نے پختگی اور استقامت کے جوہر دیکھے تو بیعت قبول فرمائی مسلمان ہونا تھا کہ ان کے گاؤں (کوٹ) جو قادیان سے صرف ۲½ میل کے فاصلہ پر تھا۔ ایک قیامت بپا ہو گئی۔ گاؤں میں سکھوں نے اور آپ کے والد اور دیگر رشتہ داروں نے شور مچا دیا کہ مرزائیوں نے ہمارا لڑکا چھین لیا ہے۔ مقدمہ گورداسپور کی عدالت میں گیا اور پھر تحقیقات کے لئے پولیس کے آدمی قادیان آگئے۔ حضرت خلیفۂ اول کی موجودگی میں لڑکے کو بلایا گیا۔ اور ہزار لالچ، دھمکی اور دلاسے وغیرہ سے اسے راہِ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کی گئی۔ مگر نورِ ایمان کی تپش اور حضرت خلیفہ اول کی سادہ اور پُر وقار شخصیت اور پھر سب سے بڑھ کر خود اللہ تعالیٰ کی دستگیری اور اس کی رحمت شامل حال تھی۔ آپ نے والدین کے ساتھ جانے سے صاف انکار کر دیا۔

آپ کے والد نے دھمکی کے انداز میں کہا کہ "منگل سنگھ! تم نمبرداری سے بے دخل کر دیئے جاؤ گے"۔ مگر آپ نے ان الفاظ کی کوئی پرواہ نہیں کی اور جادۂ حق پر قائم رہے۔ جب اس بات کی اطلاع حضرت خلیفہ اولؓ کو پہنچی تو آپ خوش ہوئے دعا فرمائی۔ اور بچے کو اس کے ایمان پر شاباش دیتے ہوئے فرمایا "عبدالرحمن! خدا تمہیں کئی نمبرداریاں دے گا" —— یہ واقعہ آپ کی ترتیب دی ہوئی کتاب "حیات فیض" میں مرقوم ہے۔

خاکسار بعد کے واقعات کا خود شاہد ہے کہ خلیفۂ وقت کے ان الفاظ کی پے در پے تصدیق ہوئی اور زمانہ اللہ تعالیٰ کے ایک محبوب کے الفاظ کو مکمل طور پر پورا ہوتے دیکھتا گیا۔ ۱۹۳۶ء میں محترم خالو جان یعنی ڈاکٹر احمدی صاحب کامٹی کی میونسپل کمیٹی کے رُکن منتخب کئے گئے۔ اور لطف یہ کہ محترمہ خالہ جان صاحبہ۔ یعنی آپ کی بیگم صاحبہ بھی ڈپٹی کمشنر ناگپور (سی۔پی) کی طرف سے مستورات کی طرف سے ممبر نامزد کی گئیں اس موقعہ پر کمیٹی کے ہندو چیئرمین صاحب خود آپ کو مبارکباد دینے آپ کے مکان پر آئے۔ آپ کی ہردلعزیزی اور خدمت خلق کے جذبے کی وجہ سے بیشمار لوگ آپ کے مکان کے برآمدے اور باہر سڑک پر کھڑے تھے چیئرمین صاحب نے آپ کی طرف دیکھا۔ اور مسکرا کر کہا کہ "ڈاکٹر صاحب! اب کمیٹی کی نمبرداری تو آپ کے پاس ہے"۔ ہم لوگ تو بس ایسے ہی ہیں"۔

تقسیم ملک کے بعد آپ کراچی آئے اور سولجر بازار میں اپنے لئے ایک فلیٹ اپنی زمین کے عوض اور کچھ رقم نقد دے کر الاٹ کرایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت ڈالی اور بہت جلد آپ اس حلقہ میں مقبول و ہردلعزیز ہو گئے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فراست فطری کا حصہ پر عطا فرمائی تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے بچوں اور عزیزوں کے لئے قریباً ساتھ ہی ایک اور ۱½ کنال کا رقبہ خرید لیا اور اپنی بیٹی دخترمہ آپا ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ) اور اپنے داماد (برادرم محترم حبیب الرحمن صاحب ایم ڈی) سے کہا کہ آپ آہستہ آہستہ اس پر مکان تعمیر کرنا شروع کر دیں۔ وہ خود بھی مہاجر تھے اور فوری طور پر اتنی رقم بھی ان کے پاس نہیں تھی مگر ہمارے خاندان میں محترم خالو جان کی حیثیت ایک سربراہ کی تھی۔ ان کے سامنے ہر ایک کا سر تسلیم خم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ادھر ادھر سے کوشش کی گئی خود آپ نے بھی مدد فرمائی اور انتہائی سرگرمی اور محنت کے بعد اس قطعہ زمین پر ایک عظیم الشان کوٹھی تیار ہو گئی۔ آپ نے اس کے علاوہ اسی علاقہ میں مزید زمین کی خرید کا بھی بندوبست کیا اور برادرم ڈاکٹر حبیب صاحب پر زور دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو اور مستحکم کرو۔ انہی ایام میں کراچی میڈیکل ایسوسی ایشن کے ایک ممبر ڈاکٹر صاحب سے آپ کی ایک مجلس میں ملاقات ہوئی تو دوسرے ڈاکٹر جو کراچی کے محکمہ صحت سے تعلق رکھتے تھے ہنس کر کہنے لگے "ڈاکٹر احمدی صاحب! ہم تو آپ کو اس ایریا کا نمبردار سمجھتے ہیں"۔ انسان حیران ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کیسے پورے ہوتے ہیں۔

محترم خالو جان صاحب یعنی ڈاکٹر احمدی صاحب کے دامن شفقت میں ایک لمبا عرصہ خاکسار نے گزارا ہے۔ اور بیسیوں مواقع پر میں نے ان کے جذبہ ایمان و استقامت کا خود مشاہدہ کیا ہے۔ جب سے انہوں نے ڈاکٹری کا پیشہ اختیار کیا انہوں نے اپنے نام کے ساتھ "احمدی" کا لفظ ہر حالت میں قائم رکھا۔

ایک دفعہ ان کے ایک نہایت بے تکلف دوست جو ٹھیکیدار تھے اور گوجرانوالہ سے تعلق رکھتے تھے ایک مجلس میں بیٹھے تھے وہ فرمانے لگے "ڈاکٹر بھائی! ایک بات کہوں" آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا "ضرور" وہ کہنے لگے "دیکھیں نا۔ ہم آپ کی ڈسپنسری میں آتے ہیں اور ڈسپنسری کے باہر جو بورڈ لگا ہے اس پر آپ کے نام کے ساتھ "احمدی" کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ اب ہمارے دوست احباب اور رشتہ دار جب بار بار آپ کے پاس آتا دیکھتے ہیں۔ تو وہ کچھ شک میں پڑ جاتے ہیں۔ ہماری بات مان لو۔ کیا یہ لفظ لکھنا ضروری ہے؟" جو میں نے خالو جان کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ چہرہ جو نہایت ہی بے تکلفی سے اور انتہائی مذاق و شگفتگی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا یکدم متغیر ہو گیا آپ نے ٹھیکیدار صاحب کو پنجابی میں فرمایا۔ "اوئے محمد حسین! جے تیں آونا ایں تو آ۔ نہیں تے تیری لوڑ نہ آ"۔ ایہو ای تے لفظ میری زندگی اے"۔ (یعنی اے محمد حسین اگر تم نے مجھ سے ملنے کے لئے آنا ہے تو آؤ۔ ورنہ مت آؤ۔ یہی احمدی کا لفظ تو میری روح رواں ہے) ٹھیکیدار کا چہرہ اتر گیا اور وہ سخت نادم ہوئے۔ کچھ دیر چپ رہے۔ پھر بولے "ڈاکٹر! بے شک آپ یہ لفظ رہنے دیں۔ ہم ضرور آئیں گے۔ دنیا جائے بھاڑ میں"۔

احمدیت کے لئے غیرت و حمیت کے سینکڑوں واقعات ہیں جو محترم ڈاکٹر صاحب کی زندگی میں بکھرے ہوئے ہیں۔ بسا اوقات انہیں ایسے ماحول میں رہنا پڑا جہاں کٹر ہندو اور متعصب لوگوں کی کثرت تھی لیکن مجال ہے ان کے پائے استقلال میں ذرا سی بھی جنبش آئی ہو۔ وہ شیر کی طرح ایک احمدی اور سچے مسلمان کی حیثیت سے اپنے آپ کو پیش کرتے اور ببانگ دہل اس کا اعلان کرتے تھے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا رکھی ہوئی تھی اس لئے ان کا دواخانہ ہندو سکھ اور مسلمان ہر طرح کے مریضوں سے بھرا رہتا اور بعض ایسے لوگ بھی جو سیاسی اور اعتقادی طور پر ان پر نکتہ چینی کرتے تھے جب بیمار ہوتے تو چپکے سے انہی کو گھر بلواتے اور انہی سے مسلسل علاج کراتے۔

محترم خالو جان کی زندگی میں ایک اور وصف جو نہایت نمایاں نظر آتا ہے وہ سلسلے سے انکی بے پایاں محبت تھی۔ مرکز سے بیسوں علماء کامٹی اور کراچی میں ان کے دواخانہ میں اور ان کے گھر باقاعدگی سے جاتے تھے اور ہمیشہ کھانا اور چائے وغیرہ پی کر رخصت ہوتے دوستوں کی فراخ دلی سے مدد کرتے تھے کسی پر ظاہر نہ ہونے دیتے۔ خاکسار کے ساتھ ان کا سلوک خالص پدری محبت کا آئینہ دار تھا۔ وہ کہتے تھے کہ "عبدالسلام! تم نے سرکاری ملازمت چھوڑ کر زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ درحقیقت تم ہم سب کے نمائندہ ہو۔ تمہیں کسی قسم کی مالی مشکل در پیش ہو تو مجھے لکھو" محترم خالو جان کے اخلاص اور محبت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جنت کی سی کیفیت عطا کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور ان کے بچوں کو اور ہم سب کو اپنے دامن شفقت میں رکھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

39

عورتوں سے حسنِ سلوک کے متعلق اسلامی تعلیم

(مرتبہ: مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب ربوہ)

اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی بہت تاکید فرمائی ہے اور اپنے عمل سے بہترین مثال قائم کی ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس وقت عورت کی عرب معاشرہ میں کوئی قدر نہ تھی ان سے نہایت ذلت اور پستی کا سلوک کیا جاتا تھا اکثر اپنی لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی عزت و حرمت کو قائم فرمایا اور فرمایا خیرکم خیرکم لاھلہ "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے سلوک اچھا ہے پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی لڑکیوں کی صحیح تربیت اور اچھی پرورش کرے گا تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں سے حسن سلوک کے بارہ میں جو اسلامی تعلیم ہمارے سامنے پیش فرمائی ہے ان میں سے بعض اقتباسات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"عورتوں اور بچوں کیساتھ تعلقات اور معاشرت میں لوگوں نے غلطیاں کھائی ہیں اور جادۂ مستقیم سے بہک گئے ہیں قرآن شریف میں لکھا ہے عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ مگر اب اس کے خلاف عمل ہو رہا ہے دو قسم کے لوگ اس کے متعلق بھی پائے جاتے ہیں ایک گروہ تو ایسا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو بالکل خلیع الرسن کر دیا ہے دین کا کوئی اثر ہی ان پر نہیں ہوتا اور وہ کھلے طور پر اسلام کے خلاف کرتی ہیں اور کوئی ان سے نہیں پوچھتا بعض ایسے ہیں کہ انہوں نے خلیع الرسن تو نہیں کیا مگر اس کے بالمقابل ایسی سختی اور پابندی کی ہے کہ ان میں اور حیوانوں میں کوئی فرق نہیں کیا جا سکتا اور کنیزکوں اور بہائم سے بھی بدتر ان سے سلوک ہوتا ہے۔ مارتے ہیں تو ایسے بے درد ہو کر کہ کچھ پتہ ہی نہیں کہ آگے کوئی جاندار ہستی ہے یا نہیں غرض بہت ہی بری طرح سلوک کرتے ہیں یہاں تک کہ پنجاب میں مثل مشہور ہے کہ عورت کو پاؤں کی جوتی کے ساتھ تشبیہہ دیتے ہیں کہ ایک اتار دی اور دوسری پہن لی یہ بڑی خطرناک بات ہے اور اسلام کے شعائر کے خلاف ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ساری باتوں کے کامل نمونہ ہیں آپ کی زندگی میں دیکھو کہ آپ عورتوں کیساتھ کیسی معاشرت کرتے تھے میرے نزدیک وہ شخص بزدل اور نامرد ہے جو عورت کے مقابلہ میں کھڑا ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کا مطالعہ کرو تا تمہیں معلوم ہو کہ آپ ایسے خلیق تھے باوجودیکہ آپ بڑے بارعب تھے لیکن اگر کوئی ضعیفہ عورت بھی آپ کو کھڑا کرتی تو آپ اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک کہ وہ اجازت نہ دے"

(ملفوظات جلد چہارم ص۴۴)

پھر حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیز ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے نہیں نہیں! ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ خیرکم خیرکم لاھلہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو نہ یہ کہ ہر ادنےٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گئی ہے۔ اسلئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ عَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہہ ضروری چیز ہے انسان کو چاہیئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالےٰ اگر اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں"۔

(ملفوظات جلد دوم ص۱۴۷)

نیز آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا:۔

"فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(ملفوظات جلد دوم ص۱)

حضور علیہ السلام اپنی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ میں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور میں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دلآزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع اور خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے"

(ملفوظات جلد دوم ص۲)

اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں

"تمام جماعت کے لئے تعلیم ہے کہ اپنی بیویوں سے رفق اور نرمی کے ساتھ پیش آویں وہ ان کی کنیزکیں نہیں ہیں۔ درحقیقت نکاح مرد اور عورت کا باہم ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھہرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو اور حدیث میں ہے خیرکم خیرکم لاھلہ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح جلد مت توڑو۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۳۳ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا قیمتی ارشادات ہمارے لئے مشعل راہ ہیں ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ ان ارشادات پر عمل کرے بیشک اسکے ساتھ ہی عورتوں پر بھی یہ لازم ہے کہ وہ خاوندوں کی پوری فرمانبرداری کریں جس طرح خاوند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی سے حسن سلوک پیش آوے اسی طرح بیوی کے لئے بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کی کامل اطاعت اختیار کرے اگر بیوی اپنے فرض کو صحیح ادا کرے اور خاوند اپنے فرائض کو کماحقہ ادا کرے تو اب گھر ایک جنت کا نقشہ پیش کر سکتا ہے۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اپنی رضا اور ہدایت کی راہوں پر چلائے اور اس دنیا میں بھی اور اگلے جہان میں بھی حقیقی جنت عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مسل نمبر ۲۰۳۶۸

میں سردار بیگم زوجہ مرزا صدر الدین صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۹ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۲۰۰/۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱ ماشہ = ۱۲۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: سردار بیگم۔ زوجہ صدر الدین صاحب مرزا۔ مدینہ کالونی مکان ۷۰۱/۲/E والٹن ٹریننگ سکول لاہور
گواہ شد: محمد عبداللہ سپرنٹنڈنٹ۔ ربوہ
گواہ شد: محمد صادق ... مدینہ کالونی لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۹

میں رائے قاسم علی خادم ولد رائے غلام محمد صاحب قوم کھرل پیشہ زمینداری عمر ۳۹ سال بیعت ۱۹۶۱ء ساکن جھنگڑ حاکم وال ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زمین ۱/۲ ۱ مربع واقع چک ۲/۱۱۱ ضلع مظفر گڑھ مالیتی ۵۰۰۰/۰۰ روپے۔ (فی الحال یہ زمین بنجر ہے اس سے کوئی آمد نہیں ہو رہی ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: رائے قاسم علی خادم جھنگڑ حاکم وال ۴۰۵ واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: حاجی فضل محمد جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ
گواہ شد: محمد اسلم جھنگڑ حاکم والا ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۲۰۳۷۰

میں بشارت بیگم زوجہ محمود احمد صاحب امینی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:

۱۔ ایک مکان سکونتی واقع گوجرانوالہ مشترکہ میں سے میرا حصہ ۱/۵ مالیتی ... ۲۰۰۰/۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۱۰۰۰/۰۰ روپے
۳۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ ۲ ماشہ مالیتی ۱۸۰ روپے
۴۔ زیور نقرئی، دس تولے مالیتی ۲۵/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک سو پچاس روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: بشارت بیگم اہلیہ محمود احمد امینی آبادی حاکم رائے بورڈنگ گلی مکان نمبر ۳۳۳ گوجرانوالہ
گواہ شد: رفیق احمد۔ گوجرانوالہ شہر
گواہ شد: محمود احمد امینی (خاوند موصیہ) گوجرانوالہ

مسل نمبر ۲۰۳۷۱

دلاور خان ولد محمد یٰسین صاحب قوم احمدی پیشہ پرائیویٹ سروس عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۶۸ء ساکن چکوال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

ایک عدد پلاٹ واقعہ چکوال مالیتی ۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت یکم مارچ ۱۹۷۱ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: دلاور خان جماعت احمدیہ العین۔ ابوظبی الخلیج العربی۔
گواہ شد: شیخ ظہور الدین سیکرٹری اصلاح و ارشاد۔ شارجہ دوبئی۔ عربین گلف
گواہ شد: حکیم رحمت اللہ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۲۰۳۷۲

میں امۃ النصیر زوجہ بشیر احمد صاحب عارف قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند = ۶۰۰۰/۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی ۱۵ تولے = ۱۹۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ: امۃ النصیر زوجہ بشیر احمد دارالرحمت شرقی ربوہ
گواہ شد: بشیر احمد عارف (خاوند موصیہ) ٹیچر احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول جورو سیرالیون مغربی افریقہ۔
گواہ شد: ملک محمد احمد والد موصیہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۵

میں نعیمہ بیگم بنت چوہدری نذیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ سات ماشے مالیتی ۲۶۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نعیمہ بیگم مکان نمبر ۱/۱۴۶ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ
گواہ شد: نذیر احمد ولد محمد اسماعیل دارالرحمت وسطی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ
گواہ شد: محمد یوسف۔ دارالرحمت وسطی ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۲۰۳۶۷

میں خورشید بانو زوجہ چوہدری غلام حیدر صاحب قوم ملہی پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۶۵ء ساکن چک ۵۶/۳-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۷/۷۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰/۰۰ روپے
۲۔ طلائی زیور ۲ تولے مالیتی ۱۲۰۰/۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ: خورشید بی بی چک ۵۶/۳-R بہاولنگر

گواہ شد: غلام حیدر خاوند موصیہ چک ...
گواہ شد: میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ احمدیہ ضلع بہاولنگر۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

حجاج کیلئے درخواست دعا

امسال جن احباب نے حج کیا ان کے اسماءِ گرامی کی یہ چوتھی قسط شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرماویں مولا کریم ان کی یہ عبادت قبول فرمائے اور انہیں مزید نیکیوں کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

۱۔ مکرم عبد اللطیف صاحب سنکوہی پاکستان	۶۔ مکرمہ دختر ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
۲۔ اہلیہ صاحبہ " " "	۷۔ مکرم عطاء اللہ صاحب پاکستان
۳۔ چوہدری محمد عظیم باجوہ "	۸۔ چوہدری بشیر احمد صاحب "
۴۔ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب "	۹۔ عبد القادر صاحب ہاشمی "
۵۔ اہلیہ ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب "	۱۰۔ چوہدری خلیل احمد صاحب "

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایثار کا خلق انسان کو خدا کا مظہر بنا دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی ایک غرض یہ بتائی ہے کہ جماعت کے نوجوانوں کو ایثار پیشہ بنایا جائے۔ ان میں یہ روح پیدا کی جائے کہ وہ دوسروں کے فائدہ کو اپنے فائدہ پر مقدم کریں اور اپنی خداداد قوتوں کو بنی نوع انسان کے نفع کے لئے استعمال میں لاویں۔ جو شخص اپنے اندر ایثار کا خلق پیدا کر لیتا ہے وہ نہ صرف قوم کے لئے مفید وجود بن جاتا ہے بلکہ خدا نما آئینہ بن جاتا ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آتا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب کوئی شخص ایک منٹ کے لئے بھی اپنے فوائد کو نظر انداز کر کے دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے کوئی کام کرتا ہے اس ایک منٹ کے لئے وہ خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے کیونکہ خدا ہی ہے جو اپنے فائدہ کے لئے کوئی کام نہیں کرتا بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے تمام کام کرتا ہے وہ غنی ہے اور اس بات سے بے نیاز ہے کہ اسے کوئی فائدہ نہ ہو وہ جو بھی کام کرتا ہے مخلوق کے لئے کرتا ہے پس جس گھڑی بندہ کوئی ایسا کام کرتا ہے جس کا فائدہ اس کی ذات کو نہیں پہنچتا بلکہ دوسروں کو پہنچتا ہے تو اس گھڑی میں وہ خدا نما آئینہ ہوتا ہے جس میں سے خدا تعالیٰ کا چہرہ نظر آ رہا ہوتا ہے"

(الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۸ء)

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے ماموں مکرم خواجہ نسیم احمد صاحب ابن خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل تربیلا میں گرنے سے شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت و سلامتی کے لئے درخواست دعا ہے۔

۲۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں کی پہلی کلاس بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن سرگودھا کے میٹرک کے امتحان ۱۹۷۱ء میں شامل ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سمیع طاہر ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں)

۳۔ میرے نانا جان صوبیدار میجر عبد الوہاب صاحب کوٹ کھوڑا ضلع سیالکوٹ ہرنیہ کے اپریشن کے لئے سول ہسپتال ڈسکہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت سے نوازے اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

(محمود احمد بھٹی گھٹیالیاں حال منزل دار الصدر غربی الف ربوہ)

۴۔ میری شادی کو کافی عرصہ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک اولاد کی نعمت سے محروم ہوں احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مجھے نیک بابرکت خادم دین لمبی عمر والی اولاد عطا کرے۔ آمین۔

(حکیم محمود احمد معلم وقف جدید جماعت احمدیہ بامدحی ضلع تھرپارکر)

ھوالشافی

شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے پرانی لاعلاج امراض میں ڈاکٹر کے بعد ڈاکٹر بدلنے کی بجائے طریقہ علاج بدل کر دیکھئے "کیور ٹو سسٹم" (جدید ہومیوپیتھی) نے پائلز کیور۔ ہیپاٹائٹس کیور، بے بی ٹانک اور اکسیر ایپھارہ جیسے حیرت انگیز اور کامیاب نسخے پیش کئے ہیں جو ہر شہر کے اچھے میڈیکل سٹوروں سے دستیاب ہیں تفصیلات کے لئے کیور ٹو سسٹم مفت طلب کریں۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

انتخاب عہدیداران میں قاضی کا انتخاب بھی کرایا جائے

مناسب سمجھا گیا ہے کہ حلقہ دار نظام کے ماتحت تمام قاضیوں کی سہ سالہ تقرری کا دیگر عہدیداران جماعت کی طرح یکم مئی سے ہوا کرے اس لئے تمام امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان دنوں جو انتخاب عہدیداران ہو رہا ہے اس میں قاضی یا قاضیوں کا انتخاب بھی کروایا جائے اس میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ رکھے جائیں۔

۱۔ ہر مقامی جماعت میں جس کے افراد پچاس سے زائد ہوں۔ قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے۔ مگر اس سے کم افراد والی جماعت میں بھی قاضی مقرر کرنا چاہیئے۔ قریب قریب کی چھوٹی جماعتوں کے لئے کسی ایک جماعت میں سے بھی موزوں قاضی کا نام منتخب کیا جا سکتا ہے

۲۔ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہ ہو مثلاً پریذیڈنٹ یا سیکرٹری امور عامہ کو قاضی منتخب نہ کیا جائے اور اگر عہدہ قضاء کے لئے کوئی دوسرے دوست موزوں مل سکتے ہوں تو اس صورت میں انتظامی عہدہ کے کسی دوست کا انتخاب کیا جائے

۳۔ جہاں تک ہو سکے ایک سے زائد دوستوں کے نام بطور قاضی منتخب کیا جائیں تا ان میں سے کسی ایک کی منظوری حاصل کی جا سکے۔

۴۔ جن دوستوں کے نام بطور قاضی منتخب ہوں ان کی علمی اور دینی قابلیت کا بھی رپورٹ میں اندراج کیا جائے

۵۔ اس انتخاب کی رپورٹ محترم امیر صاحب یا صدر صاحب دوسرے عہدیداران سے الگ براہ راست ناظم قضاء ربوہ کے نام بھیجیں۔

۶۔ سابقہ مقرر شدہ قاضیوں کے نام بھی انتخاب میں پیش کئے جا سکتے ہیں۔

۷۔ حسب ضرورت ایک سے زائد قاضیوں کو مقرر کرانا چاہیئے ہاں چھوٹی جماعتوں میں ایک ہی قاضی مناسب ہے۔

۸۔ قاضی کے لئے ایسے دوستوں کا انتخاب عمل میں لایا جانا چاہیئے جو دینی معلومات کے علاوہ معاملہ فہم اور اخلاقی لحاظ سے اچھی شہرت رکھتے ہوں۔

۹۔ ۱۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک انتخاب قاضی کی رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے تا ان کی تقرری کی منظوری کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں درخواست کی جا سکے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

بہت سی مجالس کی طرف سے فہرست تجنید پُر ہو کر مرکز میں موصول نہیں ہوئی جو گذشتہ ماہ تمام مجالس کو ارسال کی گئی تھی۔ براہ کرم جلد از جلد یہ فہرست ارسال فرمائیں اور نقل اپنے پاس محفوظ رکھیں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سوانح محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی

خاکسار محترم چوہدری عبد اللہ خانصاحب رضی اللہ عنہ امیر جماعت کراچی کے سوانح حیات مرتب کر رہا ہے۔ بہت سے احباب سے خاکسار نے رابطہ پیدا کیا ہے تاہم مجھے تمام ایسے احباب کا علم نہیں جن کو مرحوم کے بارے میں قابل ذکر باتوں کا علم ہو۔ اس لئے جو احباب قابل ذکر اور مفید باتیں بتا سکتے ہوں وہ مکرم چوہدری حمید اللہ خانصاحب ۹۳ ۔ شارع خورشید لاہور چھاؤنی کو اپنے اسماء سے اطلاع دیں تاکہ ان کے تاثرات کا انتظار کیا جائے اور حاصل کئے جا سکیں۔

(ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترقیات کے خدائی وعدے قربانیوں کے بعد ہی پورے ہوا کرتے ہیں

قدم قدم پر مومنوں کو قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور اپنے اموال خرچ کرنے پڑتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ ط وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ (البقرہ آیت ۲۵۵) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت سے ظاہر ہے کہ اسلام نے صرف زکوٰۃ اور مال غنیمت کے اموال سے ہی غرباء اور مساکین کی امداد کے لئے ایک فنڈ مقرر کرنے پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ مسلمانوں کو عام طور پر بھی غریبوں اور ناداروں کے لئے صدقہ و خیرات کرنے کی بار بار تاکید فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ تمہارے ساتھ ترقیات کے جو وعدے کئے گئے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے کہیں یہ نہ سمجھ لینا کہ ہمیں اب مزید قربانیوں کی ضرورت نہیں قربانیاں تمہیں قدم قدم پر کرنی پڑیں گی۔ اور قدم قدم پر تمہیں اپنے اموال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے پڑیں گے۔

لَا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفَاعَۃٌ

جس بیع کی طرف اشارہ ہے اس کا ذکر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ (توبہ آیت ۱۱۱) یعنی اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ایک بیع کی ہے اور وہ یہ کہ ان کے مالوں اور جانوں کو جنت دے کر خرید لیا ہے۔ پس فرمایا خدا تعالیٰ تم سے بیع کرتا ہے مگر یہ بیع اسی دنیا میں ہوگی اس دن نہیں ہوگی۔

وَلَا خُلَّۃٌ میں بتایا کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ کے سوا سب خلیل جاتے رہیں گے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن کریم میں تو دوسری جگہ آتا ہے اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ (زخرف آیت ۶۸) یعنی متقیوں کے سوا تمام خلیل ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ پھر جب متقیوں کی دوستی رہے گی تو لَا خُلَّۃٌ کا کیا مطلب ہوا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ متقی چونکہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا خلیل سمجھتے ہیں اس لئے ان کی دوستی خدا تعالیٰ کی دوستی میں شامل ہوگی اس کا کوئی علیحدہ وجود نہیں ہوگا۔ جو لَا خُلَّۃٌ کے منافی ہو۔ اصل مضمون جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توجہ دلائی ہے وہ یہ ہے کہ آج اگر خدا تعالیٰ کو خلیل بنانا ہے تو بنا لو ورنہ اس دن وہ خلیل نہیں بنے گا۔ اور آج جن کو تم اپنا خلیل بنا رہے ہو ان کی خلت اور دوستی اس دن تمہارے کسی کام نہیں آئے گی۔ بلکہ تم ان کے دشمن بن جاؤ گے صرف متقی ہی ایسے ہوں گے جو اپنے خلیل کے دشمن نہیں ہوں گے۔ کیونکہ مومن کا خلیل خدا تعالیٰ ہوتا ہے پس وَلَا خُلَّۃٌ سے مراد وہ خلت ہے جو خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی دوسرے سے کی جائے۔

وَلَا شَفَاعَۃٌ میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ تم ابھی تعلق پیدا کر لو اور اس کو اپنا ساتھی بنا لو ورنہ وہاں تمہیں کوئی ساتھی نہیں ملے گا۔ دوسری جگہ فرماتا ہے۔ وَاَنْذِرْ بِہِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْٓا اِلٰی رَبِّھِمْ لَیْسَ لَھُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ وَلِیٌّ وَّلَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّھُمْ یَتَّقُوْنَ ۔ (انعام آیت ۵۲) یعنی تو اس کلام کے ذریعہ سے ان لوگوں کو جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں ان کے رب کی طرف اکٹھا کر کے لے جایا جائے گا جب کہ اس کے سوا نہ ان کا کوئی مددگار ہوگا۔ اور نہ کوئی سفارشی اس لئے ڈرا کہ وہ تقویٰ اختیار کریں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ ص ۵۷۶)

بل ماہ مارچ ۱۹۷۱ء

جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ اپریل تک ضروری ہے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ
صف اوّل کے مخلصین آگے بڑھیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ خدا جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے وہ ہمیں قربانیاں پیش کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا ہے ... خدا نے میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے اور فرمایا ہے کہ تو میرے لئے اور میری عظمت کے قیام کے لئے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پیار دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ وہ کرے گی۔"

صف اوّل کی مطلوبہ تعداد میں ابھی کچھ گنجائش موجود ہے۔ ایسے مخلصین جماعت جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی لحاظ سے فراخی بخشی ہے۔ انہیں چاہیئے کہ وہ آگے بڑھیں اور صف اوّل کی مطلوبہ تعداد کو جلد پورا کر کے حضور کی خاص دعاؤں سے حصہ لیں۔

ظہور احمد
سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ہفتہ اصلاح وارشاد کے لئے تجاویز

قیادت اصلاح وارشاد کے زیر انتظام ماہ اگست میں ہفتہ اصلاح وارشاد منانے کا پروگرام ہے اس کو زیادہ کامیاب بنانے کے لئے انصار بھائیوں سے اور زعماء انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنی تجاویز ۳۰ اپریل ۱۹۷۱ء تک قائد اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کو بھجوا دیں۔

(قائد اصلاح وارشاد۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قیادت مال انصار اللہ اور سہ ماہی جائزہ

خاکسار نے سال کے شروع میں گزارش کی تھی کہ سالِ رواں میں ہر سہ ماہی کے گزرنے پر ضلع وار جائزہ لیا جایا کرے گا اور بہتر کارکردگی کی بناء پر اضلاع کے نام دعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔ اب پہلی سہ ماہی ختم ہو چکی ہے لیکن جائزہ تیار کیا جا رہا ہے تاہم موجودہ ماہ کے نصف تک موصول ہونے والی رقوم کو حساب میں محسوب کر لیا جائے گا ناظمین اضلاع اور دوسرے عہدیداران خصوصیت سے اس طرف توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور مسابقت کی اعلیٰ روح کا مظاہرہ فرمائیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

جامعہ نصرت کا سالانہ جلسہ تقسیم اسناد ۱۸ اپریل ۱۹۷۱ء کو ہوگا۔ ایسی طالبات جنہوں نے جامعہ نصرت سے ۱۹۷۰ء میں بی اے کا امتحان پاس کیا تھا انہیں چاہیئے کہ وہ ۱۷/۴/۷۱ کو ۴ بجے شام ریہرسل کے لئے جامعہ نصرت میں پہنچ جائیں۔

جو طالبات جامعہ نصرت کی معرفت گاؤن اور ہڈ کا انتظام چاہتی ہوں وہ ۱۲ اپریل تک دفتر جامعہ نصرت میں اطلاع دیں۔ (پرنسپل جامعہ نصرت)

درخواست دعا۔ خاکسار کے والد مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نذیر آباد کا اپنڈے سائٹس کا کامیاب اپریشن ہوا ہے جملہ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (خواجہ بشیر احمد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲